کیول ستوری پروڈکشن کا

نوشیروانِ عادل

नौशेरवाने आदिल

اداکاران

مالا سنہا ۔ راج کمار

جانی واکر

قیمت صرف چھ نئے پیسے

ن اینڈ کو پبلشرز دریبہ کلاں دہلی

پھول بنے انگارے فلم کے گانے

گانا نمبر ۱

او رادھا پوچھے تیری انکھیاں
جمنا کے تیر ہوئی کیا نینیاں ۔ او رادھا ۔
کانہا کے سنگ ہوئی کیا بتیاں ۔ او رادھا ۔
پنیاں بھرن کا کرکے بہانا
روز تیرا جمنا تٹ جانا
آ نا نند ساری ساری رتیاں
او رادھا ۔۔۔
دیکھ رہی تھی ساری نگری
کنکر آیا پھوٹی گگری
ساون بھادوں بن گئی انکھیاں
او رادھا ۔۔۔
کانہا کو تو نے سنگ لگایا
کانہا نے تو ہے انگ لگایا
ہوری میں ہولی کیا بتیاں
او رادھا ۔۔۔

گانا نمبر ۲: ۔ چاند آہیں بھرے گا پھول دل تھام لیں گے
حسن کی بات چلی تو سب تیرا نام لیں گے

چاند آہیں بھرے گا ——

ایسا چہرہ ہے تیرا جیسے روشن سویرا
جس جگہ تو نہیں ہے اُس جگہ ہے اندھیرا
کیسے پھر چین تجھ بن تیرے بدنام لیں گے
حسن کی بات چلی تو ——
چاند آہیں بھرے گا ——

آنکھیں نازک سی کلیاں۔ باتیں مصری کی ڈلیاں
ہونٹ گنگا کے ساحل۔ زلفیں جنت کی گلیاں
تیری خاطر فرشتے سر پہ الزام لیں گے
حسن کی بات چلی تو ——
چاند آہیں بھرے گا ——

چپ نہ ہو گی ہوا بھی۔ کچھ کہے گی گھٹا بھی
اور ممکن ہے تیرا۔ ذکر کر دے خدا بھی
پھر تو پتھر ہی شاید ضبط سے کام لیں گے
حسن کی بات چلی تو ——
چاند آہیں بھرے گا ——

گانا نمبر ۳:۔ ذرا ذرا سی بات پہ اُن کا غصہ تازہ ہوتا ہے
ذرا ذرا سی بات پہ ——
اُن کو ہم سے پیار ہے کچھ ایسا اندازہ ہوتا ہے
ذرا ذرا سی ——
اُن کا پیار بھی رہتا ہے کچھ روٹھا روٹھا سا

ارے ہاں روٹھا روٹھا سا
اپنا دل بھی رہتا ہے کچھ ٹوٹا ٹوٹا سا
ارے کچھ ٹوٹا ٹوٹا سا
دل دیدے تو بات ختم ہو روز تقاضا ہوتا ہے
ذرا ذرا سی ——
ذرا ذرا سی بات پہ اُن کا غصہ تازہ ہوتا ہے
اُن کو ہم سے پیار ہے کچھ ایسا اندازہ ہوتا ہے
ذرا ذرا سی ——
کوئی کہے کس بات میں آخر ہم اُن سے کم ہیں
اجی کیا ہم اُن سے کم ہیں ——
جتنے آپ حسین ہیں اُتنے دیوانے ہم ہیں
تم سے دیوانے ہم ہیں ——
دیکھیں گے ہم کو بند بھلا پھر کیوں دروازہ ہوتا ہے
ذرا ذرا سی ——
ذرا ذرا سی بات پہ اُن کا غصہ تازہ ہوتا ہے
اُن کو ہم سے پیار ہے کچھ ایسا اندازہ ہوتا ہے
ذرا ذرا سی ——
ویسے مرنے کو تو اک دن سارے مرتے ہیں
ارے ہاں سارے مرتے ہیں
پر اُن کی ہے بات الگ جو اُلفت کرتے ہیں
ارے ہاں اُلفت کرتے ہیں

دھوم سے جو نکلے وہ عاشق کا جنازہ ہوتا ہے
ذرا ذرا سی —

ذرا ذرا سی بات پہ اُن کا غصہ تازہ ہوتا ہے
اُن کو ہم سے پیار ہے کچھ ایسا اندازہ ہوتا ہے
ارے ذرا ذرا سی —

گانا نمبر ۲:۔ سنبھل تو لے دلِ دیوانہ ذرا ٹھہر جانا
ابھی نہ سامنے آنا ذرا ٹھہر جانا سنبھل تو لے —
میں گذری عمر کو واپس ذرا پکار تو لوں
میں اپنے آپ کو تھوڑا بہت سنوار تو لوں
لباس غم کا نگاہوں سے میں اُتار تو لوں
سماں تو ہو لے سہانا ذرا ٹھہر جانا
ابھی نہ سامنے آنا ذرا ٹھہر جانا
سنبھل تو لے —
خوشی بھی اتنی اچانک میں سہہ نہ پاؤں گی
میں اپنے آپ میں بس آج رہ نہ پاؤں گی
جو تجھ سے کہنا ہے مجھ کو وہ کہہ نہ پاؤں گی
میں یاد کر لوں فسانہ ذرا ٹھہر جانا
ابھی نہ سامنے آنا ذرا ٹھہر جانا
سنبھل تو لے —
ستانے والے نہیں میں بھی تھوڑا اتڑا پاؤں
تلاش کرنے پھرو تم مجھے میں چھپ جاؤں

ہزار کہنے پہ بھی سامنے نہ میں آؤں گی
بتا تو کون عوتی بہانہ ذرا ٹھہر جانا
سنبھل تو بے دِل دیوانہ ذرا ٹھہر جانا
سنبھل تو بے

گانا لڑکا: سن گوری کھول ذرا گھونگھٹ کا ڈور
گھونگھٹ کا ڈور

ہونے بھی دے ذرا انکھیاں چور

لڑکی:۔ اوں۔ ہوں
لڑکا:۔ یاد ہے تجھے وہ چوپاٹی کا فٹ پاتھ
ہوئی تھی ہماری جہاں پہلی ملاقات
دیکھوں ذرا تو ہے وہی ہے یا کوئی اور
سن گوری —

لڑکی:۔ اوں۔ ہوں
لڑکا:۔ سن گوری
میں ہوں تیرا ہسبنڈ تو ہے میری وائف
لڑکی:۔ ہی افسوس تو رہے گا ساری لائف
لڑکا:۔ لائف بھر ہم تیرے کبھی غور سے
سن گوری —

لڑکی:۔ اوں۔ ہوں
لڑکا:۔ سن گوری
یاد ہے تجھے وہ میرا تان توڑ سدا نگ

لڑکی:۔ سا نگ بھاگا ہے کا وہ بھی مرغے کی بانگ
لڑکا:۔ تو نے اُسی بانگ پہ کہا تھا دِس موڑ
سُن گوری
گھونگھٹ کا دور ے
مونے بھی دے ذرا انکھیاں فور
لڑکی:۔ اوں۔ ہُوں۔
لڑکا:۔ سُن گوری
گانا:۔ ہمالیہ کی بلندی سے سُنو آواز ہے آئی
کہو ماؤں سے دیں بیٹے کہو بہنوں سے دیں بھائی
وطن پہ جو فِدا ہو گا
امر وہ نوجواں ہو گا
رہے گی جب تک دُنیا
یہ افسانہ بیاں ہو گا
وطن پہ جو....
ہمالیہ کہہ رہا ہے
اس وطن کے نوجوانوں سے
کھڑا ہے سنتری بن کے
سرحد پہ زمانوں سے
بھلا اس وقت دیکھوں
کون میرا پاسباں ہو گا
وطن پہ جو فِدا ہو گا

چمن والوں کی غیرت کو
ہے صیادوں نے للکارا
اُٹھو ہر پھول سے کہہ دو
کہ بن جائے وہ انگارہ
نہیں تو دوستو رسوا
ہمارا گلستاں ہوگا
وطن پر جو فدا ہوگا

ہمارے اِک پڑوسی نے
ہمارے گھر کو لوٹا ہے
بھرم اِک دوست کی
بس دوستی کا ایسا ٹوٹا ہے
کہ اب ہر دوست پر دُنیا کو
دشمن کا گماں ہوگا
وطن پہ جو فدا ہوگا

سپاہی دنیا ہے آواز ماتاؤں کو بہنوں کو
ہمیں ہتھیار لے دو بیچ ڈالو اپنے گہنوں کو
کہ اس قربانی پہ قربان ہمارا ہر جواں ہوگا
وطن پہ جو فدا ہوگا
سہے گی جب تلک دُنیا یہ افسانہ بیاں ہوگا
وطن پہ جو فِدا ہوگا —

ختم شد

(مسعود یعقوب پریس دہلی)